جملہ حقوق محفوظ ہیں

یا اللہ مدد

حقیقتِ فقہ جعفریہ

مُصنّفہ

مناظرِ اعظم علامہ محمد عبدالستار صاحب تونسوی مدظلہ

ناشر
شعبہ اطلاعات و نشریات تنظیم اہل سنت پاکستان
ہیڈ آفس مُلتان۔ فون نمبر ۷۵۰۹۴

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

یا اللہ مدد

حقیقتِ فقہ جعفریہ

مصنفہ

مناظر اعظم علامہ محمد عبدالستار صاحب تونسوی مدظلہ

ناشر
شعبہ اطلاعات ونشریات تنظیم اہل سنت پاکستان
ہیڈ آفس ملتان۔ فون نمبر ۷۵۰۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

مملکت خداداد پاکستان میں یوں تو سینکڑوں دینی و دنیاوی اور سیاسی ومعاشی فتنے کھڑے کئے جا رہے ہیں۔ مگر موجودہ وقت میں فقہ جعفریہ کا فتنہ سب سے زیادہ سنگین ہے، جس کے ذریعے منظم طور پر ملک کی پر امن فضا کو مسموم ومکدر کر کے ملک وملت کے استحکام کو متزلزل ومنہدم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے مارشل لاء کے نفاذ کے بعد اپنی پہلی نشری تقریر میں واضح طور پر فرمایا تھا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے۔ اسمیں سوائے اسلامی قانون کے کوئی دوسرا قانون عوام پسند نہیں کرتے اور اسلامی قانون کی تشکیل کے لئے جنرل صاحب نے اسلامی مشاورتی کونسل مقرر کی۔ نیز دیگر اسلامی قانون دان دانشوروں سے وقتاً فوقتاً مشورے لے کر اسلامی قانون کے نفاذ کی ممکنہ صورتیں تجویز کیں۔ چنانچہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ کو نظام عشر زکوٰۃ کے ساتھ حدود و تعزیراتِ شرعیہ کے نفاذ اور شرعی عدالتیں قائم کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ اس اعلان سے اگر یہود و نصاریٰ اور دیگر اسلام دشمن عناصر میں غیظ و غضب کی آگ بھڑکتی تو کچھ تعجب وحیرت کی بات نہ ہوتی۔ مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اس اعلان کے بعد شیعہ عوام جہلا تو کیا، ان کے خواص روسا، وکلا، علماء ومجتہدین حضرات کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی اور سب

CamScanner

نے اسلامی نظام کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگانا شروع کر دیا اور اس نظام کے لئے فقہ جعفری کے مطالبہ کو آڑ بنایا گیا۔ حالانکہ یہ ایک ایسا مطالبہ ہے جو شیعہ مذہب کی اساسی تعلیمات اور اس کے بنیادی اصول وعقائد کی رد سے سراسر باطل اور یکسر غلط ہے۔ بلکہ شیعہ مذہب کے احکام کی صراحتہً خلاف ورزی اور اس سے روگردانی و بغاوت کے مترادف ہے۔ کیونکہ شیعہ مذہب کی ایک دو نہیں بلکہ متعدد معتبر روایات میں یہ عقیدہ راسخہ باور کرایا گیا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین اور صحابۂ کرامؓ نے (نعوذ باللہ) سارے دین کو بگاڑا اور قرآن مجید میں تغیر وتبدل کرکے کفر کے ستون کھڑے کر دیئے تھے (احتجاج طبرسی شیعہ) اور جب حضرت علیؓ مرتضےٰ شیر خدا کی خلافت راشدہ کا دور آیا تو شیعہ عقائد کے مطابق انھوں نے سابقہ احکام وقوانین (جو بقولِ شیعہ خلاف قرآن وسنت تھے) انکی اصلاح کرنے اور انکو اصلی اسلامی صورت میں جاری کرنے سے یہ کہہ کر صاف انکار فرمایا کہ اگر میں انکی اصلاح کردوں تو میری جماعت مجھ سے جدا ہو جائے گی۔ بلکہ جب انکی خدمت عالیہ میں بعض خواص نے بدلے ہوئے قرآن مجید کو درست کرنے کے متعلق عرض کیا تو انھوں نے فرمایا آج اس کا موقع نہیں کہ قرآن کی اصلاح کرکے عوام میں ہیجان پیدا کیا جائے۔"

ثم اقبل بوجهه وحوله ناسٌ من اهل بيته وخاصته وشيعته فقال قد عملت الولاة قبلي اعمالاً خالفوا

جناب علیؓ کے پاس آپ کے اہلبیت وخواص شیعہ جمع تھے۔ ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔ مجھ سے پہلے حکمرانوں

فیها رسول الله معتمدین لخلافه
ناقضین لعهده مغیرین لسنته
ولو حملت الناس علی ترکها و
حولتها الی مواضعها والی ما
کانت فی عهد رسول صلی الله
صلی الله لتفرق عنی جندی۔

نیز چند سطور کے بعد یہ فرمایا۔

وحملت الناس علی حکم
القرآن وعلی الطلاق علی السنة
واخذت الصدقات علی اصنافها
وحدودها ورددت الوضوء
والغسل والصلوٰة الی مواقیتها
وشرائعها ومواضعها و
رددت اهل نجران الی مواضعهم
ورددت سبایا فارس وسائر الامم
الی کتاب الله وسنة نبیه علیه
السلام اذا لتفرقوا عنی۔

(فروع کافی کتاب الروضہ ص ۲۹
مطبوعہ لکھنو)

نے ایسے اعمال واحکام جاری کئے جن میں
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیدہ
ودانستہ مخالفت کی اور آپ کے معاہدوں کو
توڑا۔ آپ کی سنتوں کو تبدیل کیا اگر ان
اعمال واحکام کے ترک کا لوگوں کو حکم کردوں
اور اصلی طریقہ رسول علیہ السلام پر بدلوں تو
میری پارٹی مجھ سے جدا ہو جائے گی۔

اور لوگوں کو حکم قرآن پر چلنے کا حکم
دوں اور طلاق کو سنت کے طریقے پر دینے
کا حکم دوں اور صدقات کو صحیح اقسام
اور صحیح حدوں پر لوں اور وضو غسل اور
نمازوں کو ان کے اصل اوقات اور اصل
طریقوں اور اصلی مقامات کی طرف لوٹاؤں
اور اہل نجران کو ان کے مواضع میں واپس
کروں اور فارس اور دیگر ملکوں کے لوگوں
کے قیدیوں کو واپس لوٹا دوں اور ان
کو کتاب اللہ اور سنت نبی علیہ السلام کی
طرف لوٹا دُوں تو اس وقت یہ مجھ سے جدا
ہو جائیں گے۔

CamScanner

اس طرح حضرت امام جعفر صادق کے سامنے کسی نے قرآن کو ائمہ کی قرات کے مطابق پڑھنا چاہا تو امام نے فرمایا۔ یہ صاحب الامر (مہدی) کے وقت ہوگا۔ اس وقت اسی طرح پڑھتے رہو جس طرح عام لوگ پڑھتے ہیں (اصول کافی صـ۲۷۱)

اور اماموں نے ہمیشہ دین کو چھپانے کی تاکید کی ہے۔

عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام قال اتقوا علی دینکم واحجبوہ بالتقیہ فانہ لا ایمان لمن لا تقیہ لہ۔
(اصول کافی صـ۴۸۳)

امام جعفر صادق سے روایت ہے فرمایا۔ دین کے معاملہ میں تقیہ کرو اور اس کو تقیہ سے چھپاؤ۔ کیونکہ جو تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں۔

نیز روایت ہے۔

ابی عبداللّٰہ علیہ السلام فی قول اللّٰہ عز وجل لا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ قال الحسنۃ التقیہ والسیئۃ الاذاعۃ۔
(اصول کافی صـ۴۸۳)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے قول حسنہ اور سیئہ برابر نہیں کے متعلق فرمایا حسنہ تقیہ ہے اور سیئہ دین کا ظاہر کرنا ہے

نیز روایت ہے۔

قال ابو جعفر علیہ السلام التقیہ من دینی ودین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیہ لہ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا تقیہ میرا اور میرے باپ دادا کا دین ہے۔ جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں۔

تو پس شیعہ حضرات اور مفتی جعفر حسین صاحب کو ائمہ کی طرح اور ان کے حکم

کے مطابق تقیہ جیسی عبادت پر عمل کرتے ہوئے نو حصہ دین کے حاصل کرنے چاہئیں
(اصول کافی ص۴۸۲) کشف الغمہ ص۳۴۱ میں یہ الفاظ مروی ہے۔

قال الرضا علیہ السلام لا دین لمن لا ورع لہ ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہ۔ فقیل یا ابن رسول اللہ الی متی قال وھو یوم خروج قائمنا فمن ترک التقیۃ قبل خروج قائمنا فلیس منا۔

امام رضا نے فرمایا جس میں تقیہ نہیں اس میں ایمان نہیں۔ عرض کیا کیا گیا۔ کب تک تقیہ ہے۔ فرمایا جب تک مہدی نہ آئیں جو شخص حضرت مہدی کے آنے سے پہلے تقیہ چھوڑے وہ ہم سے نہیں۔

اسی طرح اصول کافی ص۴۸۵ میں امام جعفر صادق کا ارشاد نقل ہے۔

انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ۔

تم شیعہ لوگ ایسے دین و مذہب پر ہو۔ کہ جو شخص اس کو چھپائے گا اللہ اس کو عزت دے گا اور جو اس کو ظاہر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا۔

تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ۔

(اصول کافی ص۴۸۲ پر امام محمد باقر کا یہ قول بھی ثابت ہے)

دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں (باقی سارا دین دسواں حصہ ہے)

یہ شیعہ مذہب کے معتبر کتابوں کے بے شمار حوالوں میں سے چند حوالے

ہیں۔ جن سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ :

الف :۔ حضرت علیؓ اور دیگر وہ تمام اکابر جن کو شیعہ مذہب "آئمہ معصومین" کہتا ہے۔ اہل سنت کی فقہ پر ہی عمل کرتے تھے اور اپنے ماننے والوں کو بھی اس کی تاکید و وصیت فرماتے تھے۔

ب :۔ شیعہ عقیدے کے مطابق امام مہدی کے آنے سے پہلے شیعی عقائد اور فقہ جعفریہ کو ظاہر کرنا اور اس پر عمل کرنا جائز نہیں، بلکہ جو شخص ایسی حرکت کرے گا وہ ائمہ کرام کے دین و مذہب سے خارج ہے۔

ج :۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اور دیگر آئمہ کرام نے اپنے دور امامت میں فقہ جعفریہ کو نافذ نہیں کیا، نہ خود اس پر عمل کیا نہ شیعوں کو اس پر عمل کرنے دیا۔ بلکہ اس پر عمل کرنے والوں کو مخذول و ملعون اور دین و ایمان سے خارج قرار دیا۔

د :۔ ائمہ کرام، فقہ جعفریہ کو تو کیا نافذ کرتے۔ انھوں نے قرآن مجید کی ان غلطیوں اور تحریفوں کو بھی درست کرنا جائز نہیں سمجھا۔ جو بقول شیعہ صحابۂ کرام نے قرآن مجید میں داخل کر دی تھیں۔

کیا آج کے شیعہ حضرات۔ حضرت علیؓ اور دیگر ائمہ اہل بیت سے زیادہ مومن، دین دار، متقی اور بہادر ہیں جو فقہ جعفریہ کے نفاذ کا مطالبہ کر کے خواہ مخواہ پاکستان میں فتنہ برپا کر رہے ہیں اور حکومت اور عوام کو پریشان کر رہے ہیں۔ مفتی جعفر حسین وغیرہ کو خود اپنے شیعہ مذہب اور ائمہ معصومین کی ہدایات کی رو سے فقہ جعفریہ کے مطالبہ کا کوئی حق نہیں۔ ان

کا یہ مطالبہ پاکستان میں اسلامی نظام کو ناکام بنانے کی ایک سازش ہے۔

علاوہ ازیں یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ فقہ جعفریہ کا مطالبہ اسلامی نظام کے نفاذ کے بعد ہی کیوں شروع ہوا۔ اگر واقعتہً یہ شیعہ مذہب کے دین وایمان کا تقاضہ تھا تو اس سے پہلے بھی کسی دور حکومت میں شیعہ حضرات نے یہ مطالبہ ضرور پیش کیا ہوتا۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ اس سے پہلے اس مطالبہ کا نام بھی کسی نے نہیں سنا۔ انگریزوں کے دور میں اہل سنت، مجاہدین نے انگریزی طاغوت کے خلاف جہاد کیا اور بالآخر انگریز کو ملک بدر ہونے پر مجبور کر دیا۔ مگر انگریزوں کے زمانے میں شیعوں نے کبھی فقہ جعفریہ کا مطالبہ نہیں اٹھایا۔ قیام پاکستان کے بعد مسٹر لیاقت علی خان، خواجہ ناظم الدین، سہروردی، غلام محمد، چوہدری محمد علی، سکندر مرزا، ایوب خان، یحییٰ خان حتیٰ کہ شیعہ نواز بھٹو کے زمانے میں کبھی یہ مطالبہ سننے میں آیا؟ ہرگز نہیں، اب اسلامی نظام کا نام سنتے ہی یکایک شیعہ حضرات کی رگ ایمانی کیوں بھڑک اٹھی؟ اور جوش وخروش کا لاوا کیوں پھوٹنے لگا؟ کیا اس پس منظر میں دیکھنے سے یہ حقیقت صاف طور پر نظر نہیں آتی کہ کوئی سازش ہے۔ شیعوں کو فقہ جعفریہ سے دلچسپی ہوتی تو وہ پہلے بھی کبھی اس کا اظہار کرتے۔ یہ فقہ جعفریہ کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے محض ملک وملت کی عداوت اور اسلامی نظام کو ناکام بنانے کے لئے ہو رہا ہے۔

اسی کے ساتھ یہ امر بھی غور طلب ہے کہ فقہ جعفریہ کی حقیقت کیا ہے؟

یہ نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے نہ حضرت علیؓ سے نہ حضرت حسنینؓ کریمین سے۔ نہ امام زین العابدینؒ سے۔ نہ امام محمد باقرؒ سے اسے صرف امام جعفر صادقؒ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ واقعی ان کی فقہ ہے۔ یا ان پر افترا و بہتان ہے؟ ہم سو فیصد یقین کے ساتھ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ فقہ ائمہ کرام کی نہیں بلکہ دشمنانِ اسلام اور دشمنانِ اہلِ بیت کی اختراع ہے۔ جسے کذب و افترا کے طور پر امام جعفر صادق سے منسوب کر دیا گیا ہے۔ حضرت جعفر صادق اہل سنت تھے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نواسے تھے۔ امام جعفر صادق نے فرمایا۔ ولدنی ابوبکر مرتین۔ کشف الغمہ ص۲۲۴ مطبوعہ ایران۔

ابوبکر صدیق میرے دوہرے نانا ہیں۔ کیونکہ امام جعفر صادق کے نانا حضرت قاسم جناب ابوبکر صدیقؓ کے پوتے تھے اور امام جعفر کی نانی حضرت بی بی اسماءؓ حضرت صدیق اکبرؓ کی پوتی تھیں۔ حضرت امام جعفر صادق کا سلسلہ نسب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ حسب ذیل طریقے سے ملتا ہے۔

صدیق اکبرؓ	علی مرتضیٰؓ	صدیق اکبرؓ
عبدالرحمنؓ	حسینؓ	محمدؓ
اسماءؓ	زین العابدینؒ	قاسمؒ
ام فروہؒ	محمد باقرؒ	ام فروہؒ
والدہ	جعفر صادقؒ	والدہ

اب ہم اس حقیقت کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؒ کس فقہ پر عمل پیرا تھے؟ آیا امام جعفر صادقؒ کو شیعوں کی نام نہاد فقہ جعفریہ سے کوئی ادنیٰ تعلق بھی ہے؟ یا اس کے صحیح ہونے کا کوئی ادنیٰ اشارہ بھی ملتا ہے؟ یا اس کے جائز ہونے میں صداقت کا کوئی شائبہ موجود ہے؟ نہیں! بالکل نہیں!! ہرگز نہیں!!!۔

پورے یقین و اطمینان کے ساتھ اس حقیقت کو سمجھ لینا چاہیے کہ امام جعفر صادقؒ نے نہ اس فقہ کو دیکھا، نہ اس کو جائز و صحیح فرمایا نہ اس پر خود عمل کیا اور نہ عمل کرنے کی اجازت دی۔ فقہ جعفریہ کے نام سے جو فقہ مشہور کی گئی ہے یہ محض دشمنانِ اسلام کی ایجاد ہے ——————

یہ قرآن مجید کے خلاف سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف، حضرت علیؓ اور ائمہ اہل بیت کے طریقے کے خلاف سراسر جعلی اور کذب وافتراء کا پلندہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب قرآن مجید، حدیث نبوی اور طریقہ رسولؐ و اہل بیت کے مطابق زکوٰۃ و عشر اور حدود و تعزیرات کے نفاذ کا اعلان ہوا تو فوراً فقہ جعفریہ کا مطالبہ شروع ہوا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فقہ جعفریہ قرآن و سنت اور ائمہ اہل بیت کے قطعاً مخالف ہے۔ پس اسلامی مملکت پاکستان میں قرآن و سنت اور ائمہ اہل بیت کے مقابلہ میں اسے کس طرح نافذ کیا جا سکتا ہے۔؟

کون نہیں جانتا کہ امام جعفر صادقؒ اور ان کے آبائے کرام علیہم الرضوان مدینہ طیبہ میں سکونت پذیر تھے، خود امام جعفرؒ مدینہ طیبہ

CamScanner

میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے جوانی اور جوانی سے پیرانہ سالی تک ساری زندگی یہیں گزری۔ یہیں ان کا وصال ہوا، اور جنت البقیع میں استراحت فرما ہوئے اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور سے لے کر آج تک مدینہ طیبہ میں اہل سنت کی فقہ ہی نافذ العمل رہی ہے۔ آج چودہ سو سال گزرنے پر بھی مدینہ طیبہ میں وہی دین و مذہب اور وہی احکام و تعلیمات تسلسل اور تواتر کے ساتھ محفوظ چلی آتی ہے جن پر ہمیشہ اہل سنت کاربند رہے۔ امام جعفر صادق کی تعلیم و تربیت اور نشو و نما کا بھی انہی عقائد و احکام سے تعلق ہے۔ اور جب وہ مسندِ ارشاد پر فائز ہوئے تو خود بھی انہی مسائل کی تعلیم فرماتے تھے جن پر اہلسنت عمل پیرا ہیں۔ وہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اذان و اقامت، عبادات و معاملات اور تمام امورِ زندگی میں اہلسنت کے مسائل ہی پر عمل پیرا تھے اور یہی دوسروں کو ارشاد فرماتے تھے۔ اس لئے ان کی فقہ کے احکام و مسائل بھی وہی ہیں جو انھوں نے اپنے شاگردانِ رشید امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام سفیان ثوری وغیرہ اکابر اہلسنت کو تعلیم فرمائے۔ یہی فقہ حنفیہ درحقیقت فقہ جعفریہ ہے۔ ورنہ شیعوں کی نام نہاد فقہ جعفریہ کو تو امام جعفر صادقؒ سے کوئی دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔ بلکہ جس طرح یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین پر ہونے کا اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے کوئی بھی حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر نہیں اسی طرح شیعہ بھی حضرت امام جعفر صادقؒ کی طرف فقہ جعفریہ کو منسوب کر کے محض افترا کرتے

CamScanner

ہیں۔

علاوہ ازیں فقہ جعفریہ کا امام جعفر صادقؒ کی طرف انتساب دو صورتوں میں صحیح ہو سکتا تھا۔ ایک تو یہ کہ انھوں نے فقہ کا کوئی مجموعہ خود تصنیف کیا ہوتا۔ یا اپنے شاگردوں کو املا کرایا ہوتا۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی تھی کہ ان کے فقہی ارشادات معتبر راویوں کے ذریعہ نقل کئے گئے ہوتے۔ مگر شیعوں کی نام نہاد فقہ جعفریہ میں یہ دونوں باتیں مفقود ہیں۔ کیونکہ اس فقہ جعفریہ کا مدار چار کتابوں پر ہے۔

اول۔ کتاب الکافی۔ مصنفہ ابو جعفر کلینی متوفی ۳۲۹ھ۔

دوم۔ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ۔ مصنفہ محمد بن علی ابن بابویہ قمی متوفی ۳۸۱ھ۔

سوم:۔ کتاب استبصار۔ مصنفہ محمد بن حسن طوسی متوفی ۴۶۰ھ۔

چہارم:۔ تہذیب الاحکام۔ (یہ بھی اسی کی تصنیف ہے)

جبکہ امام جعفر صادقؒ کی وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ اور ان چاروں کتابوں کو ان کی وفات کے دو تین سو سال بعد تصنیف کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ فقہ جعفریہ پر کوئی کتاب نہ امام جعفر صادق نے تصنیف فرمائی۔ نہ دیگر آئمہ کرام میں سے کسی بزرگ نے۔

اب رہی دوسری صورت! تو ان کتابوں میں ائمہ کے اقوال جن راویوں کے حوالے سے درج کئے گئے ہیں۔ ان میں سے شیعوں کے رئیس وا کابر راویوں کا حال ہم شیعوں کی معتبر کتابوں کے حوالہ سے درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ

ان شیعہ راویوں کی روایات کس قدر جھوٹ، افترا اور جعل سازی کا طوفان ہیں۔

۱۔ اصول کافی ص ۲۳۷ میں ہے کہ عبد اللہ بن یعفور نے حضرت امام جعفرؒ سے عرض کیا۔

قلت لابی عبد اللّٰہ علیہ السلام انی اخالط الناس، فیکثر عجبی من اقوام لایتولونکم ویتولون فلانًا وفلانًا لھم امانۃ وصدق ووفا واقوام یتولونکم لیس لھم تلک الامانۃ والوفاء ولا الصدق۔	میں لوگوں سے ملتا ہوں تو مجھ کو بڑا تعجب ہوتا ہے کہ جو لوگ آپ سے ولایت اور دوستی کا تعلق نہیں رکھتے بلکہ فلاں فلاں سے (صحابۂ کرام اور خلفاء راشدین سے) دوستی رکھتے ہیں۔ ان میں صدق و امانت بھی ہے اور وفا بھی۔ مگر جو لوگ آپ سے دوستی کا دم بھرتے ہیں ان میں نہ امانت ہے، نہ وفا، نہ صدق۔

اس روایت سے صاف معلوم ہوا کہ شیعہ راوی جو ائمہ کرام کی ولایت کے نعرے لگاتے تھے۔ وہ صدق وراستی اور امانت و وفا کی صفات سے محروم تھے۔

۲۔ شیعہ راویوں میں دیانت وامانت اور صدق وراستی کے فقدان کا نتیجہ تھا کہ وہ بے سروپا، متضاد اور متعارض باتیں خود تصنیف کرکے آئمہ

کرام کی طرف منسوب کر دیا کرتے تھے۔ اور جب ان پر دروغ گو راہ دلفہ نیاشد کی مثل صادق آتی تو وہ یہ تاویل کیا کرتے تھے کہ ائمہ کرام خود ہی ایک ایک سوال کے کئی متضاد و متعارض جواب دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اصول کافی ص ۳۷ میں زرارہ سے روایت ہے کہ:

عن زرارة بن اعين عن ابی جعفر قال سألته عن مسألة فاجابنی ثم جاءه رجل فسأله عنها فاجابه بخلاف ما اجابنی ثم جاءه آخر فاجابه بخلاف ما اجابنی و اجاب صاحبی فلما خرج رجلان قلت یا ابن رسول الله! رجلان من اهل العراق من شیعتکم، قد ما یسئلان فاجبت کل واحد بغیر ما اجبت صاحبه فقال یا زرارة! ان هذا خیر لنا والبقی لنا ولکم۔

میں نے امام محمد باقرؒ سے ایک مسئلہ پوچھا تو انھوں نے مجھے اور جواب دیا۔ پھر ایک اور آدمی نے ان سے وہی مسئلہ پوچھا تو اس کو انھوں نے میرے جواب کے برخلاف جواب دیا اور پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے بھی وہی مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے اس کو مسئلہ اور ہی طرح بتایا جو نہ مجھے بتایا تھا نہ دوسرے آدمی کو۔ جب وہ دونوں آدمی چلے گئے تو میں نے عرض کیا۔ اے صاحب زادۂ رسولؐ! یہ دونوں آدمی تمہارے اہل عراق کے شیعہ تھے انھوں نے مسئلہ ایک ہی پوچھا مگر آپ نے مجھے کچھ اور بتایا اور ان دونوں میں سے ہر ایک

کو الگ الگ جواب دیا؟ آپ نے
فرمایا: اے زرارہ! یہی بات ہمارے
لئے بہتر ہے اور ہماری اور تمہاری
بقا کی ضامن ہے۔

گویا زرارہ صاحب نے مسائل شرعیہ کے گڑ بڑ کرنے اور ہر شخص کو الٹ پلٹ جواب دینے کی ساری ذمہ داری امام پر ڈال دی۔ اس طرح کی بہت سی روایات اصول کافی میں ان راویوں نے ائمہ معصومین کی طرف منسوب کر کے اپنے جھوٹ اور غلط بیانی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

۳۔ خود ائمہ کرام بھی ان شیعوں کے راویوں کے جھوٹ اور افتراء پردازی سے نالاں تھے، چنانچہ رجال کشی ص۹۰ (جو شیعہ راویوں کے حالات پر مشتمل شیعوں کی بہت ہی معتبر کتاب مانی گئی ہے) میں مرقوم ہے کہ ایک شخص فیض ابن مختار حضرت امام جعفر کی خدمت میں آیا اور عرض کیا۔

جعلنی اللہ فداک ماھذا	میں آپ پر قربان! یہ آپ کے
الاختلاف الذی بین شیعتکم انی	شیعوں میں اختلاف کیسا ہے؟ میں
لاجلس فی حلقھم بالکوفۃ فاکاداشک	کوفہ میں ان کی مجلسوں میں بیٹھتا ہوں
فی اختلافھم فی حدیثھم	تو مجھے ان کی حدیثوں کے اختلاف
فقال ابوعبداللہ علیہ السلام	کی وجہ سے شک سا پیدا ہو جاتا ہے
اجل ھو کما ذکرت یا فیض! الناس	امام نے فرمایا۔ فیض! تم ٹھیک
اولعوا بالکذب علینا .... وانی	کہتے ہو۔ یہ شیعہ راوی ہم پر جھوٹ

[illegible] نحدثهم بالحدیث فلا یخرج من عندی حتی یتاوله علی غیر تاویله

[illegible] ان سے کوئی بات کہتا ہوں تو وہ باہر جا کر اس کے مطلب خود گھڑ گھڑ کر بیان کرنے لگتے ہیں۔

۴۔ شیعہ راوی یوں تو علی العموم ائمہ کی طرف جھوٹ موٹ باتیں منسوب کرنے میں مشاق تھے۔ مگر ان میں زرارہ ابوبصیر وغیرہ جو بیشتر شیعہ روایات کے راوی ہیں، ذرا ان کی حالت ملاحظہ ہو۔

رجال کشی ص۹۰ میں زرارہ کے متعلق تو یہاں تک لکھا ہے کہ امام جعفرؒ نے فرمایا:

رحم اللہ زرارۃ ابن اعین لولا زرارۃ ونظرائہ لاندرست احادیث ابی۔

اللہ تعالیٰ زرارہ بن اعین پر رحم فرمائے اگر زرارہ اور اس جیسے لوگ نہ ہوتے تو میرے باپ (امام محمد باقرؒ) کی حدیثیں تو مٹ ہی جاتیں۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت امام باقرؒ کی روایات کا سارا مدار ہی گویا صرف زرارہ پر ہے۔ بلکہ زرارہ صاحب کو تو یہاں تک دعویٰ ہے کہ امام مجھے مدینہ منورہ میں ایک مخصوص ساعت گھنٹہ دو گھنٹہ ظہر و عصر کے مابین خلوت میں حاضری کا موقعہ دیتے تھے جس میں دوسرا کوئی آدمی شریک نہیں ہوتا تھا اور اس خلوت میں مجھے اصلی دین سکھایا کرتے تھے۔

(فروع کافی جلد۳ ص۵۲)

غور فرمائیے زرارہ صاحب کے بقول امام دن کے تئیس گھنٹوں میں تو لباس تقیہ میں ملبوس رہتے تھے اور ہر عمل اہلسنت کے طریقے پر ادا فرماتے صرف چوبیسویں گھنٹہ میں زرارہ صاحب کو صحیح عمل بتایا کرتے تھے، یعنی امام کا سارا دن کفر و ضلالت پر (نعوذ باللہ) عمل کرتے گزرتا اور وہ دوسروں کو بھی دن رات کفر و ضلالت ہی کی تعلیم دیا کرتے۔ مگر ایک گھنٹہ کے لئے زرارہ صاحب کو الگ کوٹھری میں لے جا کر سچا دین سکھایا کرتے تھے۔ استغفر اللہ! کیا اس روایت سے یہ یقین نہیں ہو جاتا کہ امام اس چوبیسویں گھنٹے میں وہی بتاتے سکھاتے تھے جو ان کا شب و روز کی زندگی کا اپنا معمول تھا۔ اور وہ اہل سنت ہی کا دین و ایمان اور سنت و طریقہ رکھتے تھے۔ یہ ایک گھنٹہ کی تنہائی میں دوسری قسم کے مسائل بتانے کا الزام، زرارہ صاحب کا امام پر خالص بہتان ہے اور یہ افترا صرف اپنے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لئے گھڑا گیا۔

۵ ۔ اسی زرارہ صاحب کے بارے میں رجال کشی ص۱۰۷ میں مرقوم ہے کہ

امام جعفر صادقؒ نے فرمایا۔	زرارہ کی پرواہ مت کرو، وہ بیمار
لاتبال وان مرض فلاتعدہ	پڑے تو اس کی عیادت نہ کرو، مرے
وان مات فلاتشھد جنازتہ۔	تو اس کے جنازہ پر نہ جائو۔
قلت زرارۃ متعجبًا قال نعم	میں نے تعجب سے پوچھا کہ آپ
زرارۃ شرمن الیھود والنصارٰی۔	زرارہ کے بارے میں فرمارہے ہیں!
	فرمایا ہاں! زرارہ یہود و نصاریٰ سے
	بدتر ہے۔

نیز اسی رجال کشی صنہ ۱ میں ہے کہ مجلس میں زرارہ کا کوئی تذکرہ بھی نہیں تھا مگر امام جعفر صادقؒ نے از خود فرمایا کہ :

لعن اللہ زرارۃ	اللہ تعالیٰ زرارہ پر لعنت کرے۔
لعن اللہ زرارۃ	لعنت کرے۔ لعنت کرے۔ تین بار
لعن اللہ زرارۃ	فرمایا۔
ثلث مرات۔	

اگر امام زرارہ صاحب کو یہود و نصاریٰ سے بدتر اور ملعون سمجھتے تھے تو زرارہ صاحب بھی اماموں سے ناشائستہ اور اہانت آمیز سلوک بڑی بے تکلفی سے کیا کرتا تھا۔ رجال کشی صنہ ۱۰۶ میں زرارہ کا بیان نقل کیا ہے۔ امام جعفرؒ تین دن تک التحیات کا بیان اہل سنت کے طریقے پر بیان کرتے رہے تیسرے دن :

فلما خرجت ضرطت فی لحیتہ وقلت لا یفلح ابداً۔	جب میں نکلا تو زور سے امام کی داڑھی میں پادا، اور انھوں نے کہا اس کا کبھی بھلا نہ ہوگا۔

امام جعفر صادقؒ سے تو زرارہ نے یہ ادبانہ سلوک کیا اور خیر اور بھلائی سے انھیں محروم بتایا۔ مگر ان کے والد ماجد امام محمد باقرؒ کے بارے میں تو زرارہ صاحب بے علم اور جاہل تک کے الفاظ استعمال کرتا تھا۔ اصول کافی صنہ ۵۵ میں زرارہ کا قول نقل کیا ہے۔

قال قلت فی نفسی شیخ لا علم	میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بڈھا

لہٗ بالخصومۃ ۔ ہے جیسے بحث ومناظرہ کا علم نہیں۔

خلیل قزوینی نے اصول کافی کی شرح صافی میں اس فقرے کا ترجمہ یہ کیا ہے "ایں پیر بے دماغ شدہ ۔ نمے داند روش گفتگو با خصم"۔ (یہ بڈھا دماغ سے خالی ہو گیا ہے ۔ اس کو یہی معلوم نہیں کہ حریف سے گفتگو کیسے کیا کرتے ہیں)

۶ ۔ فقہ جعفریہ کا ایک بہت بڑا راوی ابو بصیر ہے ۔ رجال کشی ص۱۱۶ میں اس کے بارے میں لکھا ہے ۔

جلس ابو بصیر علی باب ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام لیطلب الاذن فلم یؤذن لہٗ فقال لو کان لنا طبق لاذن فجاء کلب فشغر فی وجہ ابی بصیر قال اف اف ما ھذا ؟ قال جلیسہٗ ھذا کلبٌ شغر فی وجھک ۔	ابو بصیر امام جعفرؒ کے دروازے پہ اجازت کا منتظر بیٹھا تھا مگر اسے اندر جانے کی اجازت نہ ملی تو بولا "اگر ہم ہدیہ کا تھال بھر کر لاتے تو ہمیں اجازت بھی مل جاتی"۔ اتنے میں ایک کتا آیا اور اس نے ٹانگ اٹھا کر ابو بصیر کے منہ پہ پیشاب کر دیا (یہ صاحب آنکھوں سے بھی اندھے تھے۔) اپنے ساتھی سے پوچھا یہ کیا ہے ؟ ساتھی نے کہا یہ کتا تھا جو تیرے منہ پہ پیشاب کر گیا ۔

یعنی ابو بصیر نے امام کو طماع اور لالچی کہا۔ قدرت نے اس کے ناپاک جملے کی سزا ابھی دست بدست دلا دی۔

CS CamScanner

یہ ابوبصیر، امام جعفر صادق کے صاحبزادے امام موسیٰ کاظم کو بھی ناقص العلم کہا کرتا تھا۔ رجال کشی ص۱۱۵ میں ہے۔

فضرب یدہٗ علی صدرہٖ یحکھا اظن صاحبنا ما تکامل علمہٗ۔

ابوبصیر نے اپنا ہاتھ سینے پر مار کر کھجلاتے ہوئے کہا۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے ان صاحب کا علم کامل نہیں ہوا۔

یہ ہیں وہ شیعہ راوی جو ایک طرف ائمہ کی عصمت مثل انبیاء بھی بیان کرتے تھے اور دوسری طرف ائمہ پر اعتراضات اور طعن و تشنیع ہی نہیں بلکہ ان کی شان میں بے ہودہ گستاخیاں بھی کیا کرتے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مشن ائمہ کی طرف غلط سلط باتیں منسوب کر کے انھیں بدنام اور رسوا کرنا تھا ورنہ ان کے دل میں ائمہ کی عقیدت و احترام کا ایک شمہ بھی نہیں تھا۔

۷۔ ائمہ کرام کو بھی معلوم تھا کہ جتنے لوگ ان کے شیعہ ہونے کا دم بھرتے ہیں یہ محض زبانی جمع خرچ ہے۔ ورنہ ان میں مخلص ایک بھی نہیں۔ بلکہ یہ سب خود غرضی کی نمائش ہے۔ چنانچہ کتاب الروضہ فروع کافی ص۱۰۷ میں امام موسیٰ کاظمؒ کا ارشاد نقل کیا ہے۔

لو میزت شیعتی ما وجدتہم الا واصفۃً ولو امتحنتہم لما وجدتہم الا مرتدین۔

اگر میں اپنے شیعوں کو چھانٹ کر دیکھوں تو صرف زبانی تعریفیں کرنے والے ملیں گے اور اگر ان کا امتحان لوں تو سب مرتد نکلیں گے۔

۸۔ یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن نہ کوئی شیعہ ائمہ کرام کے ساتھ

CamScanner

ہوگا اور نہ امام کسی شیعہ کے ساتھ ہوں گے۔ بلکہ امام شیعوں سے برأت ولا تعلقی کا اظہار کریں گے۔ اور شیعہ اماموں سے بری ہوں گے۔ تفسیر قمی ص۳۴۰ میں ہے۔

اذا کان یوم القیامۃ تبرأ	جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر امام
کل امام من شیعتہ و تبرأت	اپنے شیعوں سے برأت کا اظہار کرے گا
کل شیعۃٍ من امامہا۔	اور ہر شیعہ اپنے اماموں سے بری ہوگا۔

انصاف فرمائیے کہ جن شیعہ راویوں نے فقہ جعفریہ کو جنم دیا جب وہ ائمہ کو گمراہی میں رہنے والے، گمراہی سکھانے والے۔ اختلاف کرانے والے طماع، لالچی اور ناقص العلوم سمجھتے تھے اور ان کی شان میں صریح گستاخیاں اور بے ادبیاں کرتے تھے اور ائمہ کرامؒ ان کو ملعون، یہود و نصاریٰ سے بدتر جھوٹے۔ خود غرض اور مرتد تصور کرتے تھے تو کیا اس فقہ کو ائمہ کرام خصوصاً امام جعفر صادق سے کوئی دور کا واسطہ بھی ہو سکتا ہے۔

فیصلہ کن بات

اب آخری فیصلہ کن بات یہ ہے کہ اگر شیعہ حضرات پوری دیانت داری سے اس فقہ کو اپنے خیال میں حضرت امام جعفر صادقؒ کی اصل فقہ سمجھتے ہیں تو پھر انھیں اذان سے " علی ولی اللہ وصی رسول وخلیفۃ بلا فصل" کا فقرہ حذف کر دینا چاہیئے کیونکہ یہ فقہ جعفریہ سے ثابت نہیں۔ کتب شیعہ میں لکھا ہے کہ" یہ فقرہ مفوضہ نے ایزاد کیا ہے۔ خدا کی ان پر لعنت ہو" (من لا یحضرہ الفقیہ ص۵۹)

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کلمہ طیبہ میں یا اذان میں "علیؑ ولی اللہ، وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل" کا فقرہ پڑھاتے ہیں اور وہ اسے ایمانیات کا جزو تصور کرتے ہیں وہ فقہ جعفریہ کی رو سے لعنت خداوندی کے مستحق ہیں اس لئے کہ بارہ اماموں سے کسی امام نے نہ یہ کلمہ پڑھا اور نہ اس کے اضافے کی اجازت دی۔ بلکہ یہ اس ملعون مفوضہ ٹولے کی حرکت ہے جس نے اسلام کی اذان کو بھی جھوٹ سے پاک نہیں رہنے دیا۔ اسی طرح تعزیہ، تابوت، علم دلدل وغیرہ امام جعفر صادقؒ یا کسی اور امام نے نہ نکالا نہ کسی کو اس کا حکم دیا۔ نہ ان خرافات کی اجازت دی۔ پس اگر شیعہ حضرات دیانتداری سے فقہ جعفریہ کے پابند ہیں تو کلمہ اور اذان میں اضافہ اور تعزیہ، تابوت، علم دلدل وغیرہ کی رسمیں فوراً چھوڑ دیں۔ ورنہ فقہ جعفریہ کا نعرہ لگا کر خواہ مخواہ فتنہ وفساد برپا نہ کریں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مناظر اسلام علامہ محمد عبد الستار صاحب کے حسب ذیل رسائل قابل دید ہیں

بے نظیر ولاجواب مناظرہ باگڑ سرگانہ

فیصلہ کن مناظرہ جھوک وڑھیل ضلع بہاولپور ــــــ شانِ صدیق اکبرؓ

شانِ فاروق اعظمؓ ــــــ شانِ عثمان ذوالنورینؓ ــــــ شانِ حیدر کرارؓ

ازالۃ الشک عن مسئلہ فدک ــــ

ــــ جنازۃ الرسولؐ ــ مدلل جواب

خطبات اہلسنت ـ حقیقت ماتم ــــ

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اہلسنت پاکستان ـ ملتان

جامعہ انوار الصحابہؓ ایک نظر میں

- الحمد للہ! اکابر علماء و بزرگانِ دین کی خصوصی دعاؤں اور بابرکت ہاتھوں سے جامعہ انوار الصحابہ کا ۱۹۹۲ء میں سنگِ بنیاد رکھا گیا۔
- جامعہ میں شعبۂ تحفیظ کی سترہ ۱۷ کلاسیں ہیں جس میں محنتی اور مشفق قراء کرام تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔
- جامعہ کو درس نظامی دورۂ حدیث تک تمام شعبہ جات میں ماہر و تجربہ کار اساتذہ کی خدمات حاصل ہیں۔
- سالانہ تعطیلات میں تفسیر القرآن، دورۂ صرف و نحو (عربی گرامر) اور مناظرہ ادیانِ باطلہ پڑھائے جاتے ہیں۔ جس میں ملک کے طول و عرض سے علماء کرام اور کراچی شہر کے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد استفادہ کرتے ہیں۔
- جامعہ اور اس کی شاخوں سمیت مقیم طلبہ (مہمانانِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعداد چھ سو ۶۰۰ سے متجاوز ہے۔ نیز طالبات کی تعداد تقریباً دو سو پچاس ۲۵۰ ہے جو کہ غیر رہائشی ہیں۔

نوٹ: جامعہ میں طلبہ و طالبات کی دینی، علمی اور اخلاقی تربیت پر مشتمل عملہ ہمہ وقت مصروف عمل ہے۔ جامعہ تمام مقیم طلبہ (مہمانانِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم) کی جملہ ضروریات کا کفیل ہے جبکہ جامعہ کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے تمام اخراجات اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مخیر حضرات کے صدقات و عطیات اور زکوٰۃ سے پورے فرماتے ہیں۔

الداعی الی الخیر

اراکین جامعہ انوار الصحابہ میٹروول III، بلاک ۲، گلزار ہجری، کراچی

فون: ۳۴۶۵۰۹۸۸ - ۳۴۶۴۱۴۰۴ - ۰۲۱

CamScanner